اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۵

تشویشناک ایّام میں مسلمانوں کے افسوسناک اشغال

مسلمانانِ ہند کی اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جن لوگوں کو اپنا لیڈر اور راہنما بناتے ہیں۔ وہی ان کے لئے ڈاکو اور رہزن ثابت ہوتے ہیں کیونکہ محض ذاتی اغراض کے لئے انہیں ایسے رستہ پر ڈال دیتے ہیں۔ کہ ان پر نقصانِ مایہ و شماتتِ ہمسایہ کی مثل صادق آتی ہے۔ ایک طرف تو مسلمان آپس میں الجھتے۔ اور ایک دوسرے کو جانی و مالی نقصان پہونچاتے ہیں۔ اور دوسری طرف دوسروں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی آپس کی لڑائی اور جنگ وجدال بالکل بے حقیقت اور بے نتیجہ باتوں کے متعلق ہوتی ہے اور اس زور شور اور اتنی سرگرمی کے ساتھ ہوتی ہے۔ کہ دنیا جہاں میں قیامت بھی برپا ہو جائے۔ تو انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ اور وہ کسی دوسری طرف ذرا بھی متوجہ ہونا اپنی شان فدا کاری کے خلاف سمجھتے ہیں۔

آج کل دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جس سرعت سے حالات بدل رہے اور خطرناک سے خطرناک دن قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ ہر دور اندیش انسان کے جسم پر کپکپی پیدا کر دینے والے ہیں خاص کر مسلمانوں کے لئے نہایت ہی الم ناک ہیں۔ کیونکہ ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں۔ فلسطین میں ایک عرصہ سے مسلمان جن حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ ان سے کون واقف نہیں۔ پھر حال ہی میں البانیہ کی مسلمان حکومت کو پل بھر میں جس طرح صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔ وہ بھی سب کو معلوم ہو چکا ہے۔ مگر کسی سے اتنا بھی تو نہیں ہو سکا۔ کہ اس صریح ظلم کے خلاف آواز ہی بلند کرے۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ البانیہ ایک مسلمان حکومت تھی۔ اور اس کا حکمران مسلمان کہلاتا تھا۔

ان دنوں انتہائی سرگرمی اور مصروفیت کے ساتھ یوروپین حکومتیں سامانِ حرب کے طومار جمع کر رہی ہیں۔ فوجیں جمع کی جا رہی ہیں۔ جنگی جہاز تیار بر تیار کھڑے ہیں۔ اور نہ معلوم کس وقت جنگ کا شعلہ بھڑک اٹھے۔ اور دنیا میں تباہی و بربادی کا سیلاب بہہ پڑے۔ جو مسلمانوں کی رہی سہی حکومتوں کو بھی خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائے۔ اور وہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کے مکمل مصداق بن کر رہ جائیں۔ مگر ایسے نازک اور خوفناک ایام میں جبکہ ہر وقت دل اس خدشہ سے دھڑکتا رہتا ہے۔ کہ اگلے لمحہ میں کیا سننا پڑتا ہے۔ ذرا ان لوگوں کے اشتغال دیکھئے جو اپنے آپ کو مسلمانانِ ہند کے نہ صرف دنیوی بلکہ دینی راہنما بھی قرار دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ اگر مسلمان عقل و فکر کو بالائے طاق رکھ کر اور آنکھیں بند کر کے ان کے احکام کی تعمیل کرتے رہیں۔ تو کامیابی اور کامرانی کے وہ ضامن ہیں۔

ایسے لوگوں میں سب سے پیش پیش وہ ہیں جو اپنے آپ کو احرار کہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش برپا کر کے جو خاک اڑائی۔ اس کے کچھ نہ کچھ اثرات ابھی تک کہیں کہیں موجود ہیں۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ مسلمانوں کا ہزارہا روپیہ احرار نے برباد کیا اور کرایا۔ ان کے اخلاق اور عادات کو برباد کیا۔ اور ان سے بے گناہ احمدیوں پر سخت مظالم کرا کر ان کی شرافت اور انسانیت کو بٹہ لگایا۔ آخر جب دیکھا۔ کہ عوام بددل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اب ان سے پہلے کی طرح مٹھی گرم کرنا ممکن نہیں۔ تو یوپی میں جا پہونچے اور مدح صحابہ کا جھگڑا کھڑا کر دیا۔ جو اس وقت تک چل رہا ہے شیعوں نے کچھ عرصہ تو خاموشی اختیار کی۔ مگر اب وہ بھی کھل کھیلے ہیں۔ چنانچہ جہاں احرار اس لئے قانون شکنی کر کے قید ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں گلیوں اور بازاروں میں مدح صحابہ پڑھنے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ وہاں شیعہ اس لئے گرفتار ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں کیوں صحابۂ کرام کو کھلم کھلا گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے سے روکا جاتا ہے۔ اور اس طرح ایک ایسا طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف جلوس نکالتے ہیں جلسے کرتے ہیں۔ پتھر پھینکتے ہیں۔ لاٹھیاں چلاتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ غرضکہ کوئی ایسی حرکت نہیں۔ جس کے وہ مرتکب نہیں ہو رہے۔ ان کی حالت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ گویا ان کے نزدیک ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے طرح طرح کی حرکات کرنے سے بڑھ کر کوئی اہم کام ہی نہیں۔ اور نہ وہ کسی اور معاملہ کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ پھر اس سے بھی زیادہ حیرت کی یہ بات ہے۔ کہ کوئی لیڈر کوئی راہنما اور کوئی بااثر انسان ان کو اونچ نیچ سمجھانے والا نہیں۔ ہاں اشتعال دلانے والے اور فتنہ و فساد بڑھانے والے بہتیرے ہیں۔ جن میں سے احرار پیش پیش ہیں ۔۔۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ دردِ شکم اور پیچش ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی تک ضعف کی شکائت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بوجہ سردرد اور بخار کے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج دوپہر کو مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی نے اپنے لڑکے محمد عنائت اللہ صاحب کی دعوتِ ولیمہ پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

بعد دوپہر موسلادھار بارش ہوئی اور اولے بھی پڑے۔

خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے والی جماعتیں

الحمد للہ کہ حسب ذیل جماعتوں نے جو وعدے اس فنڈ کے متعلق کئے تھے ان کو پورا کر دیا ہے۔ اور اکثر جماعتوں نے اپنے وعدوں سے زیادہ رقوم ادا کی ہیں۔ ان کے نام مع رقم شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ لیکن مرکزی کمیٹی کے مطالبہ کے مقابلہ میں یہ رقوم کم ہیں۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے۔ کہ بقیہ رقوم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گی۔ دوسری جماعتوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقوم جلد ارسال کریں۔

جماعت	رقم	جماعت	رقم
سالٹ پانڈ	۱۰۵۵-۱۱-۰	علی پور کھیڑہ	۱۱۲-۰-۰
سکندرآباد	۸۶۰-۱۱-۰	اوکاڑہ	۱۰۴-۴-۰
مبارک آباد	۱۷۸-۰-۰	چک 215/E.B منٹگمری	۹۷-۸-۰
کوٹ فتح خاں	۷۳۲-۰-۰	فیض آباد	۶۹-۰-۰
نوشہرہ چھاؤنی	۳۱۶-۰-۰	فیروزپور چھاؤنی	۸۴-۰-۰
منٹگمری	۲۳۲-۸-۰	برج درکس راولپنڈی	۵۵-۰-۰
کوٹ احمدیاں	۱۶۲-۰-۰	سمہ سٹہ	۵۳-۰-۰
سرگودہ	۱۸۴-۸-۰	کالاباغ	۴۶-۴-۰
آنبہ	۱۶۱-۱۳-۶	سالم بھلرون	۴۵-۰-۰
شیموگہ	۱۷۷-۰-۰		

(ناظر بیت المال قادیان)

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس عرصہ سے ایک مسجد کے مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ ابتدائی عدالت اس کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے۔ لیکن مخالفین نے اس کے خلاف اپیل دائر کر رکھی ہے۔ جس کی سماعت اپریل میں ہوگی۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح

۱۳ اپریل کو نورالدین صاحب بی۔ اے منیجر دیدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی کا نکاح مبارکہ صدیقہ صاحبہ بنت بابو غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دہلی کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ قریشی محمد عبداللہ

علامہ حاجی موسیٰ جار اللہ مشہور اسلامی لیڈر
اور
الاستاذ عبدالعزیز ادیب مدیر رابطہ اسلامیہ دمشق
قادیان میں

قادیان ۱۲ اپریل۔ علامہ حاجی موسیٰ جار اللہ اسلامی دنیا میں قریباً چالیس سال سے خاص شہرت رکھنے والے مشہور ترکی لیڈر ہیں۔ آپ کئی زبانوں کے ماہر اور متعدد عربی و ترکی کتب کے مصنف ہیں۔ اپنی سیاحت کے دوران میں کچھ عرصہ سے ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ حال میں جب وہ لاہور پہونچے۔ تو وہاں سے کل قادیان تشریف لائے۔ مقامی ادارے اور خاص کر مرکزی لائبریری میں نایاب کتب دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ آج مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے ان کے نیز الاستاذ عبدالعزیز ادیب کے جو دمشق کے ایک ماہوار رسالہ کے مدیر ہیں۔ اور چند دن سے قادیان میں تشریف رکھتے ہیں اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس میں مقامی اخبار نویسوں جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور بعض اور اصحاب کو بھی مدعو کیا۔ پہلے حاجی صاحب موصوف کا دوسرے اصحاب سمیت فوٹو لیا گیا۔ پھر ان سے تعارف کرایا گیا۔ اور اس کے بعد چائے نوشی کی گئی۔ اس دوران میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی عربی میں حاجی صاحب موصوف سے گفتگو کرتے رہے۔ حاجی صاحب نے مسلمانان روس کی موجودہ حالت بیان کی۔ جاوی۔ ترکستانی اور جاپانی زبانیں جاننے والے اصحاب نے جو اس موقعہ پر اتفاق سے موجود تھے۔ اپنی زبانوں میں حاجی صاحب اور فاضل مدیر رابطہ اسلامیہ کی آمد کے متعلق خوشی کا اظہار کیا۔

آخر میں شیخ محمود احمد صاحب نے عربی میں مختصر تقریر کی۔ جس میں معزز مہمانوں کی آمد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج سے بہت عرصہ قبل جبکہ قادیان کو کوئی وقعت حاصل نہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ یہاں دور دور سے لوگ آئیں گے۔ ہم بارہا اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ چکے ہیں۔ اور آج بھی علامہ موصوف کی تشریف آوری سے یہ پوری ہوئی ہے۔ اس وجہ سے ان کی آمد ہمارے لئے بے حد خوشی اور مسرت کا موجب ہے۔

آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے عربی میں وہ واقعہ بیان کیا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں امریکہ کا ایک سیاح یہاں آیا تھا۔ جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی۔ تو اپنی نوٹ بک نکال کر دکھائی۔ کہ میں نے امریکہ سے روانہ ہوتے ہوئے یہ نوٹ کیا تھا کہ قادیان میں جس شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے اس سے ضرور ملاقات کرونگا۔ آج مجھے ملاقات کا موقعہ مل گیا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا آپ کے پاس اپنی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آپ کا یہاں آنا بھی میری صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ دور دور سے لوگوں کے یہاں آنے کی خدا تعالیٰ نے آج سے کئی سال پہلے خبر دی تھی۔ جو آپ کے ذریعہ بھی پوری ہوئی۔

حاجی صاحب موصوف نے ساری گفتگو نہائت دلچسپی کے ساتھ سنی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی عربی اور اردو اور انگریزی کتب حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

بائیبل میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بشارات

(۳)

فاران سے دسہزار قدوسیوں کے ساتھ خداوند کی آمد

اس پیشگوئی کو حضرت موسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو اپنی وفات سے قبل اپنی آخری وصیت کرتے ہوئے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:-

"خداوند کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے دہنے ہاتھ میں ان کے لئے ایک آتشی شریعت تھی" (استثنا ۳۳/۲)

فاران کی تحقیق

فاران مکہ معظمہ کے پہاڑ کا نام ہے۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وادیٔ فاران میں آباد ہوئے (پیدائش ۲۱/۱۴ تا ۲۱) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد بنی اسماعیل یعنی عرب کہلائی۔ چنانچہ پولوس رسول نے بھی حضرت ہاجرہ کا تعلق عرب سے تبلایا "ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے۔" (گلیتون ۴/۲۵) اب مطلب بالکل صاف ہے۔ کہ موعود نبی فاران سے آئے گا۔ یعنی قوم عرب سے اٹھے گا۔ چنانچہ حبقوق نبی نے بھی پیشگوئی کی "کہ خدا جنوب سے اور وہ جو قدوس ہے فاران سے آئے گا۔۔۔۔۔۔

زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔"

(حبقوق ۳/۳ کیتھولک بائیبل)

گویا جنوب سے خدا ایک قدوس میں جلوہ گر ہوگا۔ جو جنوب میں فاران سے آئے گا۔ حبقوق نبی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ملک شام میں ہوئے۔ (دیکھو کیتھولک بائیبل جلد ۴ صفحہ ۴۲ سرنامہ)

چنانچہ شام کے جنوب میں حجاز ہے حجاز میں کوہ فاران۔ پس جس کی حمد سے زمین معمور ہوئی۔ یعنی محمد (حمد کیا گیا) اس کا جائے ظہور موسےٰ علیہ السلام اور حبقوق کی پیشگوئی کے مطابق فاران ہے۔ جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آباد ہوئے اور ان کی نسل عرب کہلائی۔ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسولِ عربی تھے۔ چنانچہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ اعرابی ہونٹوں سے باتیں کرے گا۔ یسعیاہ ۲۸/۱۱ اور پھر عرب کی بابت الہامی کلام" میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کا واقعہ اور "ایک سال بعد" جنگِ بدر میں قیدار (یعنی عرب دیکھو حاشیہ کیتھولک بائیبل) کے تیراندازوں اور بہادروں کے کٹ جانے کی پیشگوئی کرکے تبلایا۔ کہ نبی موعود کا تعلق عرب سے ہوگا۔ دیکھو یسعیاہ ۲۱/۱۳ تا ۱۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و درود

نوٹ:- حبقوق کی پیشگوئی کا دوسرا جزو ہے "زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی" چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا "وہ جیتا رہے گا (یعنی اس زندہ نبی کی نبوت ختم نہ ہوگی)۔۔۔۔۔ اس کے حق میں سدا دُعا ہوگی۔ اور ہر روز اس کی مبارک بادی کہی جائے گی" (زبور ۷۲/۱۵)

اللھم صل علے محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید :۔

دہنے ہاتھ میں "آتشی شریعت"

مزید براں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی میں دسہزار قدوسیوں اور آتشی شریعت کا اکٹھا ذکر کرکے بتلایا۔ کہ اس نبی موعود کو اپنی آتشی شریعت کے مطابق دس ہزار اصحاب کے ہمرکاب کفار سے جنگ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ آتشی شریعت کا اقتضاء ہے کہ اس کے مخالف ومعاند اور ظالم آتش جنگ سے بھسم کئے جائیں۔ اور آتشی شریعت کا حامل صاحب شکوہ وسلطنت ہو۔ لیکن اپنے ہاتھ سے مراد برکت اور سلامتی ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کی عظیم الشان فتح بغیر خونریزی کے ہوئی۔ قریش نے از خود ہتھیار ڈال دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بے مثال جرأت اور دلیری سے لاتثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء کہکر تمام محصورین کو آزاد کردیا۔ اور کسی ایک کو ملامت تک نہ کی۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو بھی جنگ کیا۔ وہ قیام امن کے لئے تھا۔ اور دفاعی۔ کیونکہ الفتنۃ اشد من القتل۔ نہ کہ ظلم تعدی پر مبنی۔ کیونکہ لکھا ہے" اس کے دہنے ہاتھ میں ان کے لئے ایک آتشی شریعت ہے"۔

دہنا ہاتھ ایک محاورہ ہے۔ جو برکت اور سلامتی کے اظہار کے لئے مستعمل ہوا یعنی جس آتشی شریعت کے مطابق جنگ کریں گے۔ وہ بابرکت۔ امن وصلح اور سلامتی والی ہوگی۔ اور ظلم وتعدی سے بے کنار۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جنگ ایسے ہی تھے۔ جن میں ظلم وتعدی نام کو بھی نہ تھا :۔

غرض کہ دسہزار قدوسیوں کے ساتھ خداوند کی آمد کی پیشگوئی انبیاء کرام نے بالصراحت پیش کی۔ جو قطعی اور حتمی طور پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور جس پیشگوئی کو وید کے رشی اور حضرت حنوک علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی مذکورہ غزل میں بیان کرتے ہیں۔ اور جس پیشگوئی کے پورا ہونے کی تمنا ۶۶ عیسوی کے قریب یہودا اپنے خط میں ظاہر کرتے ہیں :۔

حنوک اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی پیشگوئی میں تحریف

دجال کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ چاہیگا کہ شریعتوں کو بدل ڈالے"۔ (دانی ۷/۲۵)

چنانچہ پرانی سے پرانی اردو بائیبل میں حضرت حنوک علیہ السلام کی مذکورہ عظیم الشان پیشگوئی کو مبہم بنانے کے لئے دسہزار قدوسیوں کی بجائے "لاکھوں مقدسوں" کردیا گیا ہے۔ جو کہ اخفائے حق اور کتمانِ صداقت کا بدترین مظاہرہ ہے۔ پھر کیتھولک نے اپنی بائیبل میں دسہزار کی بجائے عمداً لاکھوں ہی لکھا ہے یہ تحریف کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونوں فرقوں کی متحدہ تحریف ہے۔ چنانچہ جب سے بائیبل کا اردو ترجمہ ہوا۔ یہ تحریف دونوں فرقوں کی بائیبل میں چلی آتی ہے لیکن انگریزی بائیبل یہودا ۱/۱۴ میں صاف دسہزار قدوسی لکھا ہے۔

The Lord Cometh with ten thousands of his Saint-(Jude Verce 14)

مذکورہ تحریف توجب سے بائیبل کا اردو ترجمہ ہوا۔ اسی وقت سے چلی آتی ہے۔ اب ایک تازہ تحریف ملاحظہ ہو استثنا ۳۳/۲ میں" دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ" کی بجائے" لاکھوں قدوسیوں میں سے" کردیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو بائیبل مطبوعہ ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۳ء و ۱۹۳۵ء)

تاکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توراۃ کی صاف وصریح پیشگوئی مبہم اور خلط ملط ہوجائے۔ حالانکہ میرے سامنے ۱۸۷۰ء اور ۱۹۰۰ء اور ۱۹۳۵ء کی کیتھولک بائیبل اور ۱۸۰۴ء کی انگلش بائیبل ہے۔ ان سب میں دسہزار قدوسیوں کے ساتھ" لکھا ہے :۔

نصاریٰ کا حنوک اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی میں تحریف کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی واقعی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ ورنہ وہ کبھی تحریف وتبدل کی تکلیف فرمائی نہ کرتے چنانچہ انہوں نے دوجگہ تحریف کرکے ثابت کردیا۔ کہ دسہزار مقدسین کی پیشگوئی کا اطلاق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر ممکن نہیں۔ یہ پیشگوئی عرصہ دراز سے نصاریٰ کی متعصب آنکھ میں خار بن کر کھٹک رہی تھی۔ ان کے گلے کا پھندہ بنی ہوئی تھی۔ اس لئے انہوں نے ہر روز کی چبھن اور پھانس کی خلش سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس بشارت میں تحریف کرکے اہل اسلام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی پوری کوشش کی۔ ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن وہ کس طرح کامیاب ہوسکتے ہیں جب مسلمانوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے ولا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منھم کہ اہل کتاب کی خیانت سے خدا تعالےٰ

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق ایک اعتراض کا جواب

"تین کو چار کرنے والا" الہام

یہ عظیم الشان پیشگوئی تصریحات الٰہیہ و تشریحات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق بکمال صفائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات میں پوری ہو چکی ہے۔ مگر معاندین سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس صداقت کو مشتبہ کرنے کی ہمیشہ سعی ناکام کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک اعتراض جو بتکرار مخالفین کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور جسے بڑی تنحدی سے شیخ مصری نے بھی اپنی کتاب "شان مصلح موعود" میں تحریر کیا ہے۔ یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مبارک احمد پر چسپاں کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کے نزدیک مبارک احمد ہی مصلح موعود تھا یہ اعتراض ہمارے خلاف بڑے زور شور سے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشکردہ حقائق کی روشنی میں اس کی کوئی بھی وقعت نہیں رہتی۔ حضرت اقدس کے کلام کو بغور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ الہام جو مصلح موعود کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہوا۔ اس الہام سے جسے حضرت اقدس نے صاحبزادہ مبارک احمد پر چسپاں کیا بالکل علیحدہ اور جداگانہ ہے۔ اور میں انشاء اللہ اس مضمون میں اس بات کو ثابت کروں گا لیکن اگر بطریق تنزل یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ اس الہام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مبارک احمد پر چسپاں کیا۔ جو کہ مصلح موعود کے متعلق ہے۔ تو اس سے بھی مخالفین کا منشار پورا نہیں ہوتا۔ خدا کا کلام اپنے اندر وسیع مطالب رکھتا ہے۔ جیسا کہ آیت

ولما وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم

کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر علماء زمانہ پر چسپاں کیا۔ اور پھر اسی آیت سے حضور نے طاعون کا عذاب مراد لیا۔

حضور فرماتے ہیں۔

"جیسے یہ آیت (دابۃ الارض الخ) دو معنوں پر مشتمل ہے۔ ایسے صدہا نمونے اس قسم کے کلام الٰہی میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اس کو معجزانہ کلام کہا جاتا ہے۔ جو ایک ایک آیت دس دس پہلوؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور وہ تمام پہلو صحیح ہوتے ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۴۳)

اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ تین کو چار کرنے والا الہام ذوالمعانی ہے۔ ایک معنوں سے مصلح موعود پر صادق آتا ہے اور ایک معنوں سے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد پر۔ اس کی ایک اور بھی واضح مثال ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ملتی ہے۔ سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کے متعلق۔"

اس مقام پر حضور وہ جو آسمان سے آتا ہے کا مصداق بشیر اول کو ٹھہراتے ہیں۔ مگر اس تحریر کے دس سال بعد جب مبارک احمد پیدا ہوا۔ تو حضور نے انہی الفاظ کو مبارک احمد پر لگایا۔ چنانچہ تریاق القلوب صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں۔ "اشتہار مذکور میں خدا نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک احمد رکھ دیا۔ دیکھو صفحہ ۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر ۷۔ اور وہ یہی ہیں "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" اب دیکھو ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشیر اول کو اس الہام کا مصداق ٹھہراتے ہیں۔ مگر دوسری طرف مبارک احمد کو بھی اس پیشگوئی کے ماتحت لاتے ہیں۔

یہاں یہ گمان تو ہو نہیں سکتا کہ حضرت اقدس کو مبارک احمد پر چسپاں کرتے وقت اجتہادی غلطی لگی۔ کیونکہ جب ایک چیز الہاماً منکشف ہو جائے۔ تو پھر اس کے متعلق اجتہادی غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ اس کی تطبیق کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ اس الہام کو ذوالوجوہ قرار دیا جائے۔ یعنی ایک جہت سے تو بشیر اول اس کا مصداق ٹھہرتا ہے اور ایک جہت سے صاحبزادہ مبارک احمد۔ پس الہام تین کو چار کرنے والا کا مصداق صاحبزادہ مبارک احمد کو ٹھہرانا کسی اور لڑکے کا اس الہام کے مصداق ہونے کی نفی نہیں کرتا۔ یہ الہام بھی "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" کی طرح ایک طرف تو بشیر ثانی یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف مبارک احمد سے۔

اب میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ ہر دو الہامات ایک وہ جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اور دوسرا وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم و تریاق القلوب میں مبارک احمد پر لگایا ہے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کے الفاظ یہ ہیں " وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اس کے آگے لکھتے ہیں " اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے"

اور جس الہام کو مبارک احمد پر لگایا ہے وہ حسب ذیل ہے

" ایک اور الہام جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے یہ معنے تھے۔ کہ تین لڑکے ہوں گے پھر ایک ہوگا۔ جو تین کو چار کرے گا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵)

یہ اشتباہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اصل الہامی الفاظ نہیں بلکہ مفہوم ہے۔ مگر عبارت کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "خدا تین کو چار کرے گا۔" اصل الہامی الفاظ ہیں۔ فقرہ شروع اس طرح ہوتا ہے " ایک اور الہام شائع ہوا۔ اور وہ یہ ہے" یہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اس کے بعد اصل الہام لکھ رہے ہیں نہ کہ مفہوم الہام پھر یہ فقرہ کہ " اس الہام کے یہ معنے تھے" صریح طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ اصل الہام اوپر لکھا گیا ہے۔ جس کا مفہوم اب بیان کیا جا رہا ہے۔

اب اس الہام کا اور الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مقابلہ کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔

اولاً ہر دو الہام لفظاً مختلف ہیں

دوم الہام فروری ۱۸۸۶ء کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ اس کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے مگر الہام مذکورہ انجام آتھم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کے معنی حضور کو بوقت نزول ہی کھل چکے تھے۔ چنانچہ فقرہ "اس الہام کے یہ معنی تھے" اس پر دلالت کر رہا ہے اگر حضور کو معنی قبل ازیں نہ کھلے ہوتے بلکہ جب حضور لکھ رہے تھے۔ اس وقت کھلے تھے۔ تو حضور یوں رقم فرماتے۔ "اس کے یہ معنی ہیں"

سوم۔ صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق جو الہام ہے اس کے معنے متعین ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کا ابہام نہ تھا۔ جیسا کہ حضور لکھتے ہیں " اس الہام کے یہ معنے تھے کہ تین لڑکے ہوں گے۔ ایک اور ہوگا جو تین کو چار کریگا" مگر الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے کے معنے حضرت اقدس نے کبھی متعین نہیں کئے چنانچہ کتاب تریاق القلوب میں جو کہ کتاب انجام آتھم کے دو سال بعد لکھی گئی۔ حضور ۲۰ فروری والے الہام کے متعلق لکھتے ہیں " اشتہار مذکور میں لکھا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس سے یہی سمجھا جاتا ہے

کہ وہ چوتھا لڑکا ہوگا یا چوتھا بچہ"
(تریاق القلوب صفحہ ۱۶۵)

چہارم۔ مصلح موعود کے متعلق جب الہام کا ذکر کرتے ہیں۔ تو حضرت اقدس وہی الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔ جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرج ہیں۔ جیسا کہ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۶۵ کا حوالہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ مگر جب صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں تو الفاظ مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ پر لکھتے ہیں "خدا نے مجھے بشارت دی۔ اور کہا کہ وہ (خدا) تین کو چار کرے گا"۔ یہی الفاظ ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵ پر لکھتے ہیں خدا تین کو چار کرے گا۔

مندرجہ بالا وجوہ قطعی الدلالت ہیں۔ کہ ہر دو الہامات علیحدہ علیحدہ تھے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہر دو الہامات علیحدہ علیحدہ تھے۔ تو حضرت اقدس نے یہ کیونکر لکھ دیا۔ کہ الہام "خدا تین کو چار کرے گا" بھی اشتہار ۲۰ فروری میں شائع ہو چکا ہے۔ جبکہ یہ الہام بدیں الفاظ اشتہار ۲۰ فروری میں شائع نہیں ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اشتباہ ہوا ہے۔ کہ یہ الہام بھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع ہو چکا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سے الہامات اور کشوف ۱۸۸۶ء میں ہوئے تھے جن میں سے حضور نے بعض کو نمونہ کے طور پر ۲۰ فروری والے اشتہار میں درج فرما دیا۔ اور بعض کو کسی آئندہ وقت میں شائع کرنے کے لئے اشتہار مذکور میں درج نہ کیا۔ چنانچہ حضور لکھتے ہیں۔ "پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر کے متعلق ہے آج ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بہ رعایت ایجاز و اختصار کلمات الہیہ نمونہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔ مفصل رسالہ میں درج ہونگے"۔ پس الہام "خدا تین کو چار کرے گا" ان الہامات میں سے تھا جن کو بوجہ اختصار ۲۰ فروری کے اشتہار میں درج نہ کیا گیا۔ مگر حضور جب اس کے متعلق انجام آتھم میں لکھ رہے تھے۔ تو آپ کو اشتباہ ہوا کہ یہ الہام بھی اسی اشتہار میں درج ہو چکا اس کی بھی ایک واضح مثال ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ملتی ہے نزول المسیح صفحہ ۱۹۶ پر لکھتے ہیں۔

"۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنے والا۔ اور وہ قبل از وقت مندرجہ اشتہار (حاشیہ میں ہے ۱۸۸۶ء میں) شائع کیا گیا تھا۔ جس کی تفہیم یہ تھی۔ کہ اللہ تعالٰے اس بیوی سے چار لڑکے دیگا چوتھے کا نام مبارک ہوگا"۔

اب دیکھو یہ الہام۔ اس الہام سے جو ۲۰ فروری والے اشتہار میں درج ہے۔ بالکل جداگانہ ہے۔ اس کی تاریخ نزول اس الہام سے مختلف ہے۔ اس کی تفہیم حضرت اقدس کو اسی وقت ہو گئی تھی۔ اس کے الفاظ اس الہام سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ امور قطعی الدلالت ہیں کہ یہ الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام سے بالکل جدا ہے۔ چنانچہ مصری صاحب بھی اپنی کتاب شان مصلح میں ص۲۹ پر تسلیم کرتے ہیں کہ یہ الہام اس سے بالکل علیحدہ ہے لیکن حضرت صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ یہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حالانکہ اس کا وہاں نام و نشان بھی نہیں۔ اس کی بھی وہی وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ کہ حضور کو لکھتے وقت یہ اشتباہ ہوا۔ کہ یہ الہام بھی ان الہامات میں سے تھا۔ جن کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج کیا گیا تھا۔

الغرض یہ امر قطعی طور پر ثابت ہے کہ ہر دو الہامات یعنی الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اور الہام جسے مبارک احمد پر چسپاں کیا گیا علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور معترضین کا خیال کہ مصلح موعود والے الہام کو حضرت اقدس نے مبارک احمد پر چسپاں کیا۔ محض ایک خیال خام ہے۔

خدا کا کلام بھی عجیب پر حکمت ہوتا ہے ان ہر دو الہامات کے الفاظ پر غور کرنے سے ان کا مفہوم صاف علیحدہ علیحدہ معلوم ہو گیا۔

صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق جو الہام ہے وہ اس طرح ہے۔ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس میں صرف اتنا ہے کہ تین لڑکے زندہ موجود ہوں گے۔ جبکہ خدا چوتھا لڑکا عنایت کرے گا۔ اس میں چوتھے لڑکے کے کسی ذاتی فعل کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ بلکہ فعل کی نسبت خدا کی طرف ہے۔ چنانچہ یہ الہام بکمال صفائی مرزا مبارک احمدؒ کے وجود میں پورا ہوا۔ مگر جو الہام مصلح موعود کے متعلق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اس میں فعل کی نسبت مصلح موعود کی طرف کی گئی ہے۔ یعنی تین کا چار ہونا ایسے رنگ میں ہوگا۔ جس میں اس کے فعل کا دخل ہوگا۔ چنانچہ یہ نشان کس شان کے ساتھ حضرت امیر المومنین مصلح موعود کے حق میں پورا ہوا۔

مرزا سلطان احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عاق کر دیا تھا۔ انہوں نے حضور کے دعاوی کی نہ تصدیق کی۔ نہ ہی بیعت کی۔ گویا کہ وہ جسمانی اور روحانی فرزندیت سے محروم ہو گئے تھے۔

مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی دعاؤں نے انہیں احمدیت کی طرف کھینچا۔ اور وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضور کے ذریعہ پھر حلقہ فرزندیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں آ گئے۔

اس وقت جب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین فرزند تھے۔ جنہیں روحانی فرزندیت کا بھی شرف حاصل تھا۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت کر لینے پر وہ تین فرزند چار ہو گئے۔ اور اس طرح مصلح موعود جس کے ذریعہ تین چار ہو گئے تین کو چار کرنے والا ٹھہرا۔

میاں محمد عمر۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی
پلیڈر لاہور

ضروری اعلانات برائے طلبہ مدرسہ احمدیہ

(۱) جماعت چہارم سے ہفتم تک کے طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بند گلے کا کوٹ جو پہن کر آویں گے۔ اس کے لئے رنگ کی کوئی پابندی نہیں ہے اور ان کی سلائی کا مدرسہ کی طرف سے انتظام نہیں ہوگا۔ بلکہ طلباء خود اپنی مرضی کے مطابق سلوالیں۔ لیکن کوٹ بند گلے کا ہی ہونا چاہیئے۔

(۲) امسال ۱۴ پرائیویٹ طلباء شامل امتحان ہوئے۔ جن میں سے دس کامیاب ہوئے ان میں سے بورڈنگ کے پانچ طلباء شریک تھے۔ جو کامیاب ہو گئے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ

تمام زعماء صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنے ماہوار چندے قادیان روانہ کر دیا کریں۔ افسوس کہ بعض مجالس کے زعماء اس میں باقاعدگی نہیں کر رہے ہیں۔

فائنانشل سیکرٹری خدام الاحمدیہ قادیان

دفتر محاسب کے ذریعہ چندہ بھیجنے والے احباب سے گذارش

جو احباب "الفضل" کے چندہ کی رقوم دفتر محاسب کے ذریعہ ارسال فرماتے ہیں انکی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ رقم کے ساتھ پوری تفصیل یعنی اپنا نام اور نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ بعض اوقات تفصیل بالکل نہیں ارسال کی جاتی یا نامکمل ہوتی ہے۔ جس سے رقوم کے کھاتوں میں ڈالتے وقت دفتر کو سخت دقت پیش آتی ہے۔ اور خریدار اصحاب کو بھی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندو عورتوں کے خلع کا بل مرکزی اسمبلی میں

۱۱ اپریل۔ مرکزی اسمبلی میں ہندو عورتوں کو خلع کا حق دینے کے متعلق "ڈاکٹر دیشمکھ کے بل پر گرما گرم بحث کی توقع میں گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ عورتوں کی گیلری میں تو بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ مسٹر باجوریا نے جو قدامت پسند ہندو ہونے کے سبب اس بل اور مجلسی اصلاح کے دوسرے قوانین کے زبردست مخالف ہیں۔ تالیوں کے درمیان اس بل کے متعلق سنو تشکانیوں کو بلند و پیش کیا۔ ڈاکٹر دیشمکھ نے تالیوں کے درمیان ہندو عورتوں کے خلع کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کی۔ آپ نے بل کے مخالفوں کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے۔ اور لاء ممبر کو بھی جو بل کے مخالفوں میں سے تھے۔ اچھی طرح جھنجھوڑا۔ ڈاکٹر دیشمکھ نے کہا۔ "یہ بل ان عورتوں کے معاملات میں جو بے جوڑ شادیوں کے مصائب کو صبر و شکر سے برداشت کرنا چاہتی ہیں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ یہ بل ہندو لاء سے سو فیصدی مطابقت رکھتا ہے۔ یہ بل ہندو دھرم کی سپرٹ کے بھی مطابق ہے کیونکہ ہندو دھرم کی سپرٹ تبدیلی کی سپرٹ ہے۔ خود اس بل کے مخالف مسٹر باجوریا اس تبدیلی کی سپرٹ کی جیتی جاگتی مثال ہیں۔ وہ دیش ہو کر بھی مذہبی معاملات پر بحث کر رہے ہیں۔ حالانکہ شاستروں کی رو سے ایسا کرنے کا حق صرف براہمنوں یا کھشتریوں کو پہنچتا ہے۔ اس بل کو شری راجگوپال آچاریہ جیسے قدامت پسند وزراء کی حمایت بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ہندو سبھا کے صدر مسٹری ساورکر نے بھی اس کی حمایت کی ہے۔ سرکاری بنچوں کی متوقع مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر حکومت خود کوئی اصلاحی قانون پیش کرنے کے ناقابل ہو۔ تو اسے پرائیویٹ ممبر کے بل کی حمایت کرنی چاہیئے۔ نہ کہ مخالفت مزید برآں ۱۹۲۸ء میں دھوا داہ بل کے متعلق سرکاری ممبر نے کہا تھا۔ کہ اگر اس بل سے ایک بھی لڑکی جبری کنوار پنے کی لعنت سے نجات پا سکتی ہے تو حکومت اس کی حمایت میں حق بجانب ہے۔ آج اصلاحی قوانین کے متعلق حالات آگے سے زیادہ سازگار ہیں۔ حکومت آسانی سے اس کی حمایت کر سکتی ہے۔ خلع کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر دیشمکھ نے کہا۔ کہ کیا ہوشمند ہندو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ایک نامرد آدمی جو کئی عورتوں سے شادی کر چکا ہو۔ اس بنا پر اپنی بیوی کو وفادار رہنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ کہ ہندو لاء کے ماتحت شادی ایک دھرم بندھن ہے نہ کہ تجارتی معاہدہ۔ کیا بیوی کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہیئے۔

ہندوؤں کا ایک کثیر طبقہ معقولیت پسند ہے۔ اگر آج یہ بل منظور نہ ہوا۔ تو اس سے میرا دل نہیں ٹوٹ جائیگا۔ میں اس عمدہ موقع سے فائدہ اٹھا کر اس بل کے متعلق رائے عامہ کو بیدار کرنے کی کوشش کرونگا۔ مجھے قدامت پسندوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن میں حکومت کے قدامت پسندوں سے انمل بے جوڑ اتحاد سے پریشان ہوں جس کا مقصد شادی کے معاملہ میں مرد کی ڈکٹیٹری کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا ہے۔

سر این۔ این سرکار لاء ممبر نے بل کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ بل ایک نہایت اہم مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر دیشمکھ نے ہندو عورتوں کی جن کے حقوق کی نمائندگی کا انہیں دعویٰ ہے۔ کوئی خدمت نہیں کی۔ ڈاکٹر دیشمکھ کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ کہ بل کو ہندوؤں کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ اس بل میں عورتوں کو مردوں کے بیان کردہ مظالم سے بچانے کا پورا پورا انتظام نہیں کیا گیا۔ اگر ہاؤس نے اس بل کو سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہاؤس نے عورتوں کے لئے خلع کے حق کو تسلیم کر لیا ہے۔ جب کہ مردوں کے لئے اس قسم کا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ اس معاملہ کو مجلسی خیالات کے ترقی پسند رجحانات پر چھوڑ دینا ہی بہتر ہوگا۔ آخر میں سر سرکار نے کہا۔ کہ حکومت اسی صورت میں مجلسی معاملات میں مداخلت کر سکتی ہے جبکہ متعلقہ مذہبی رسوم ہندوستانی عوام کے اخلاقی معیار کے خلاف ہوں۔ اس صورت میں خواہ اکثریت خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے عورتوں سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنے حقوق کے متعلق ڈاکٹر دیشمکھ سے بہتر علمبردار ڈھونڈیں۔ سر این۔ این سرکار کی تقریر کے بعد اجلاس ملتوی ہوا۔

پنجاب اسمبلی میں سوالات کے جوابات

ایسٹر کی تعطیلات کے بعد پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج ۱۱ اپریل کی دوپہر کو منعقد ہوا جس میں سوالات دریافت کئے گئے۔ چوہدری سر چھوٹو رام نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پچھلے سال کی چوتھی سہ ماہی کے دوران میں گورنمنٹ انڈسٹریل سکول ہوشیارپور کے طلباء نے ہڑتال کی تھی۔ محکمہ کے افسران کو معلوم نہیں کہ ہڑتال کے لئے ان کی شکایات کیا تھیں۔ انہوں نے محکمہ کے پاس اپنی شکایات یا مطالبات نہیں بھیجے۔ ان کی ہڑتال بالکل غیر حق بجانب تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقامی ایجی ٹیٹر کی اکساہٹ پر انہوں نے ہڑتال کی۔ ہڑتال کرنے کی وجہ سے دو طلباء کو سکول سے خارج کیا گیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر ترقیات نے کہا۔ کہ ۱۹۳۸ء کے دوران میں ۱۳ ٹریڈ یونینیں رجسٹرڈ ہوئیں۔ ان کے ۵۳۰۸ ممبر ہیں۔ لیڈی ممبروں کی تعداد چار ہے۔ مزید بیان کیا کہ گذشتہ سال میں صوبہ کے مختلف کاروبار میں ۱۹ ہڑتالیں ہوئیں۔ دیوان چمن لال کے اس سوال کا جواب نفی میں دیا گیا۔ کہ کیا گورنمنٹ نے مالکان اور مزدوروں میں سمجھوتہ کے لئے کوئی مصالحتی بورڈ قائم کیا ہے۔ بے کاری اور بے روزگاری کے متعلق کہا گیا۔ کہ صوبہ میں بے روزگاری کے سوال کی جانچ پڑتال پنجاب بے کار کمیٹی نے کی ہے۔ گورنمنٹ اس کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ غور کرنے کے بعد گورنمنٹ اپنی طاقت کے مطابق جو کچھ ہو سکے گا۔ بلا تاخیر کرے گی۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جلو میں بروزہ فیکٹری ۱۹۱۴ء میں قائم کی گئی۔ فیکٹری پر کل لاگت ۲۰۴۲۲۹ روپے آئی۔ فیکٹری کے لئے خام مسالہ محکمہ جنگلات صوبہ سرحد۔ ریاست جموں وکشمیر اور بعض پرائیویٹ فرموں سے بھی خریدا جاتا ہے ڈاکٹر گوپی چند کے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ یکم فروری ۱۹۳۸ء سے لے کر ۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء تک آفیشل ریسیور نے ۱۱-۰-۱۶۳۹۰ روپے بطور تنخواہ وصول کئے۔ اس رقم میں وہ کمیشن شامل نہیں۔ جو انہوں نے بھارت انشورنس کمپنی میں لالہ ہرکشن لال کے حصوں سے وصول کیا۔ اس کمیشن کی رقم کے متعلق پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ آفیشل لیکویڈیٹر کے طور پر انہوں نے جو کمیشن وصول کیا۔ گورنمنٹ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ انڈین کمپنیز کے ماتحت آفیشل لیکویڈیٹر کے تقرر اور معاوضہ کے معاملہ کا فیصلہ ہائیکورٹ کے اختیار میں ہے۔ فائننس منسٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا کہ سر دست پنجاب میں کم از کم ایک ضلع میں امتناع شراب کی سکیم جاری کی جائے گی۔ پنجاب کے بعض حصوں میں قحط کی وجہ سے صوبہ کے مالیات پر بہت بوجھ پڑا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ امتناع شراب کی سکیم پر غور کو ملتوی کرنے کے لئے مجبور ہے ایک سوال کے جواب میں ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا کہ حکومت نے ضلع افسروں کے نام حال ہی میں ایک سرکلر جاری کیا

کر دیہات اور قصبوں کے تمام پبلک کنوؤں پر اس مطلب کے سائن بورڈ چسپاں کر دیئے جائیں کہ انہیں پسماندہ اقوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ اس سرکلر کے مطابق سائن بورڈ پبلک کنوؤں پر چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ یا نہیں۔ اس کی مجھے کوئی اطلاع نہیں ہے۔

وزیر تعلیم کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا کہ حکومت کو حال میں ہندوستانی سکاؤٹ ایسوسی ایشن امرتسر کی طرف سے ایسوسی ایشن کو گرانٹ دینے اور اسے تسلیم کرنے کے متعلق ایک درخواست موصول ہوئی تھی۔ گورنمنٹ نے ابھی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے۔ بیڈن پاول سکاؤٹس ایسوسی ایشن کو حکومت کی طرف سے گرانٹ ملتی ہے۔ ہر دو ایسوسی ایشنوں میں امتیاز رکھنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ایک ہی قسم کی دو ایسوسی ایشنوں کو غیر ضروری سمجھتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ سیاسیات میں حصہ لیتی ہے۔ کچھ اور بھی وجوہ ہیں۔ جن کی بناء پر حکومت ہندوستانی سکاؤٹس ایسوسی ایشن کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اس کے بعد سارجنٹ ایٹ آرمز پر بحث جاری رہی۔ اپوزیشن ممبروں کی طرف سے کئی ترامیم پیش کی گئیں۔

فیڈریشن کے متعلق ڈاکٹر مونجے کا بیان

بڑودہ کی ۱۱ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے نے پریس کو ایک بیان کے دوران میں ہندوستان کے سیاسی اتحاد کی خاطر فیڈریشن کو قبول کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ موجودہ فیڈریشن سکیم میں شدید نقائص ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے ہندوستان کے حصے بخرے کرنے کے مطالبہ کے پیش نظر فیڈریشن سکیم کو قبول کر لینا ہزار درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس سکیم میں ہندوستان کو سیاسی اتحاد کی ناقابل شکن کڑیوں میں منسلک کر کے ہمیں اس کے نقائص دور کرانے کے لئے ایجی ٹیشن کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ ایک مرتبہ اتحاد ہو جانے کے بعد ہم اس سکیم کی خامیاں دور کرنے کے لئے جدوجہد کر سکتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ کہ اگر کانگرس فیڈریشن کی مخالفت پر مصر رہی تو یا تو ہندوستان کے حصے بخرے ہو جائیں گے۔ یا فیڈرل اسمبلی میں ہندوؤں کی اکثریت کے متعلق موجودہ قانون کو منسوخ کر کے اس کی جگہ مسلمانوں کی نمائندگی کو مقدم رکھا جائے گا۔ ہندوستانی ریاستوں میں ذمہ دار حکومت کی جدوجہد کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہندوستانی ریاستوں میں گاندھی جی کی ذمہ دار حکومت کی جدوجہد کا تعلق ہے۔ یہ تحریک ہندوؤں اور ہندوستان کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ ذمہ دار حکومت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس وقت جو طاقت والیان ریاست کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ان کی رعایا کے مختلف طبقوں میں منتقل کر دی جائے۔ لہٰذا جب والیان ریاست کے ہاتھ سے طاقت چھن گئی۔ تو وہ نازک موقعوں پر فوری کارروائی نہیں کر سکیں گے۔ چونکہ یہ تحریک ہندو ریاستوں تک ہی محدود ہے۔ اور اسلامی ریاستوں کو اس سے کلیتہً مستثنےٰ رکھا گیا ہے اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندو ریاستوں میں تو جمہوریت قائم ہو جائے گی۔ اور اسلامی ریاستوں میں مطلق العنانی کا دور دورہ برقرار رہے گا۔ آگے چل کر خطرات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ جائے اور برطانیہ اس میں اس طرح الجھ جائے کہ وہ ہندوستان کی حفاظت نہ کر سکے اور افغانستان اس ملک پر حملہ کر دے اس وقت کیا ہوگا۔ سرحد کے قریب بہاولپور اور پنجاب سے لے کر حیدر آباد دکن تک اسلامی ریاستوں کا ایک طویل سلسلہ ہوگا۔ ایسے حالات میں افغانوں کے حملہ سے ہندوستان کی حفاظت کون کرے گا۔ ہندو ریاستیں جمہوری ہونے کے سبب کارروائی نہیں کر سکیں گی۔ اور اس بات کی گارنٹی کون کر سکتا ہے۔ کہ مسلم ریاستیں حملہ آوروں کے ساتھ شامل نہیں ہوں گی۔ ہندو جنوب کی طرف سے جاپانیوں اور شمال کی طرف سے افغانوں میں گھر جائیں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۱۱ اپریل - آج سنٹرل اسمبلی میں ہوم ممبر نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے یوپی گورنمنٹ کو مطلع کر دیا ہے کہ گورنمنٹ راجہ مہندر پرتاپ کو ہندوستان میں واپس آنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں - راجہ صاحب آج کل جاپان میں ہیں -

راجکوٹ ۱۱ اپریل - آج گاندھی جی نے سنٹرمنٹ تک مسٹر گبسن برطانوی ایجنٹ سے پُر اسرار ملاقات کی - گاندھی جی خود ان کے مکان پر انہیں ملنے گئے - معلوم ہوتا ہے - کہ راجکوٹ کے معاملے پر کوئی نئی الجھن پیدا ہو گئی ہے - گاندھی جی نے ایک انٹرویو میں کہا - میں نے مسٹر گبسن کے ساتھ ملاقات کی ہے - مگر میں نہیں جانتا کہ کیا ہونے والا ہے - مسٹر گبسن سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے بھی یہی کہا - کہ ملاقات نتیجہ خیز ہے -

دہلی ۱۱ اپریل - سر این - این سرکار لا ممبر بمبئی کو ریٹائر ہو رہے ہیں مگر یہاں سے ۱۷ اپریل کو روانہ ہو جائیں گے -

لنڈن ۱۱ اپریل - اٹلی کے جنوب میں بحیرہ روم کے اندر جو برطانوی بیڑا موجود تھا - اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ کوچ کر دے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ جبل الطارق کو مضبوط کیا جا رہا ہے تاکہ کسی حملے کی صورت میں اپنی حفاظت کی جا سکے - مالٹا سے بذریعہ تار اطلاع مظہر ہے کہ پیش بندی کے طور پر وہاں ہوائی حفاظت کا سلسلہ زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے

لاہور ۱۱ اپریل - اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی - کہ گاندھی جی نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب کو خط لکھا اور انہوں نے قیدیوں کی رہائی سے انکار کر دیا تھا - وزیر اعظم نے اس اطلاع کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا - کہ انہیں گاندھی جی کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا -

روم ۱۰ اپریل - جو اطالوی فوج البانیہ بھیجی گئی ہے - اس کی جگہ لینے کے لئے مختلف کلاسوں کے ریزرو فوجیوں کو ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے احکام دیئے گئے ہیں - ان میں سے زیادہ تر ۱۹۱۰ء کلاس کے ہیں - ان کی تعداد ۲ لاکھ بتائی جاتی ہے - حکومت برطانیہ کے اس فیصلہ سے کہ البانیہ پر اطالوی قبضہ کے سوال کو برطانوی پارلیمنٹ پر چھوڑ دیا جائے - اطالوی حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ لنڈن سے حکومت اٹلی کو صرف احتجاجی مراسلہ بھیجا جائے گا - اور بس - بعض اطالوی حلقے یہ دھمکی دے رہے ہیں - کہ اگر اٹلی سے بدلہ لینے کے لئے کارفو پر قبضہ کیا گیا - تو اٹلی سالونیکا پر حملہ کر دے گا -

ہانگ کانگ ۱۱ اپریل - جاپانی افواج ہانگ کانگ کے نزدیک برطانوی علاقہ سے چار میل کے فاصلہ پر اتری ہیں

جنیوا ۱۱ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ ہنگری اور پیرو کی حکومتوں نے لیگ آف نیشنز سے استعفیٰ دیدیا ہے -

پشاور ۱۱ اپریل - کل دوپہر کے وقت وزیرستان کے اس علاقہ کا انتظام گورنر صوبہ سرحد کو دے دیا گیا ہے جو آج سے دو سال قبل فوجی کمانڈر کے سپرد کیا گیا تھا - سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ یہ انتظام ہندوستان کی سرحدوں پر حکومت برطانیہ کی جدید فارورڈ پالیسی کا پیش خیمہ ہو گا - نیز اس انتظام کے مطابق سرحدی علاقوں پر فوجی یورش کے لامتناہی سلسلہ کو بہت جلد ختم کر دیا جائے گا -

راجکوٹ ۱۱ اپریل - ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے گاندھی جی کے ایک خط کے جواب میں لکھا ہے - کہ اصلاحاتی کمیٹی میں سردار پٹیل نے نامزد ممبروں کو اکثریت دینے کی غرض سے کمیٹی کے ممبروں کی تعداد بڑھانے کی جو تجویز پیش کی ہے وہ ناقابل عمل ہے چیف جسٹس کے فیصلہ کے مطابق کمیٹی کے ممبروں کی تعداد دس تک محدود کر دی گئی ہے - اعلان کی شرائط کو پورا کرنے کے لئے یہ بات بے حد ضروری ہے کہ کمیٹی میں مسلمانوں اور دیگر قوموں کی صحیح نمائندگی ہو - کسی خاص پارٹی کے لئے اکثریت کا حاصل کرنا اہم معاملہ نہیں ہے

برگوس ۱۱ اپریل - ہسپانیہ کے نئے برطانوی سفیر نے آج وزیر جنرل فرانکو کی خدمت میں اپنی سفارت کی سند پیش کر دی ہے -

سلونیکا ۱۱ اپریل - شاہ زوغو - ملکہ البانیہ دیگر افراد حکومت کے ہمراہ فلورینا سے ایتھنز پہنچے تھے جو عنقریب یونان سے کسی اور طرف روانہ ہو جائیں گے

استنبول ۱۱ اپریل - رومانیہ کے وزیر خارجہ دورہ کے بعد واپس بخارسٹ چلے گئے ہیں - انہوں نے ترکی کے وزیر اعظم سے تبادلہ خیالات کیا - اس سلسلہ میں جو کمیونک شائع ہوا ہے - اس میں لکھا ہے کہ دونوں ملکوں نے معاہدہ اتحاد صغیر پر رضامندی کا اظہار کیا ہے

لنڈن ۱۱ اپریل - لنڈن کے سیاسی حلقے بیان کر رہے ہیں کہ اس وقت یورپ بھر کے سیاستدانوں کی نظر مرکزی یورپ پر نہیں - بلکہ مشرقی یورپ پر ہے - اور موضوع مذاکرات اب ترکیہ اور یونان ہیں -

لاہور ۱۱ اپریل - اخبار زمیندار کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ البانیہ کی شکست اور اطالیہ کی یلغار سے مصری حلقوں میں انتہائی اضطراب رونما ہو رہا ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ اطالیہ اپنی تمام قوتوں کے باوجود البانیہ پر غیر مشروط طریق سے مسلط نہیں رہ سکتا - کیونکہ اس ملک کے کوہستانی علاقے محفوظ قلعوں کی حیثیت رکھتے ہیں - جہاں سے مقامی آبادی چھپ چھپ کر حملے کر سکتی ہے - اس وجہ سے مسولینی کو ایک ایسے شخص کی تلاش ہے - جو البانیہ میں اطالیہ کے زیر سایہ اپنی ملوکیت قائم کر سکے - اس سلسلہ میں امیر شکیب ارسلان کا نام لیا جاتا تھا - لیکن مسئلہ شام کے باعث جو عربی و ترکی مناقشت رونما ہو چکی ہے - یہ ممکن نہیں - کہ البانیہ کی ترک آبادی ایک شامی عرب کی مطیع بن جائے - اس لئے قاہرہ کے اطالوی حلقوں میں یہ افواہ انتہائی شدت کے ساتھ گشت لگا رہی ہے کہ امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو شاہ البانیہ بنایا جائے گا - قاہرہ کے ترک حلقوں کا بیان ہے کہ اگر امان اللہ کو شاہ البانیہ بنایا گیا - تو جمہوریہ ترکیہ کو اس پر اعتراض نہ ہو گا

لکھنؤ ۱۱ اپریل - آج تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۹۲ شیعہ گرفتار کئے گئے

لنڈن ۱۱ اپریل - ہنگری کا وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مسولینی سے مشورہ کرنے جا رہے ہیں - دوران ملاقات میں ہنگری اور جرمنی کے مابین مستحکم دوستانہ تعلقات کے قیام پر زور دیں گے -

بیت المقدس ۱۱ اپریل - نابلس کی طرف جاتی ہوئی تین فوجی لاریوں پر عربوں نے حملہ کر دیا - گورے سپاہیوں اور مسلح یہودیوں نے عربوں پر گولیاں چلائیں جس کے جواب میں عربوں نے بم پھینکے تین گھنٹہ تک خوفناک جنگ جاری رہی - اس لڑائی میں ۲ گورے سپاہی - ۳ یہودی اور ۲ عرب ہلاک ہوئے - اور عرب بہت سا سامان حرب لے کر بھاگ گئے

انقرہ ۱۱ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے کہ بہت جلد بغداد - دمشق - بیروت - مصر ترکی - کویت - حجاز اور طہران کے مابین ہوائی سروس کا سلسلہ شروع ہو جائیگا -

انقرہ ۱۱ اپریل - پارلیمان ترکی کے ایک اجلاس میں وزیر اعظم ترکی نے فوری فوجی اخراجات کیلئے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ترکی لیرہ کا میزانیہ پیش کیا - جو بغیر کسی اختلاف کے منظور ہو گیا -

لنڈن ۱۱ اپریل - برلن کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جرمنی اور پولینڈ کی گفت و شنید نازک مقام پر پہنچ گئی ہے - اور پولینڈ نے جرمنی کے مطالبات ماننے سے صاف انکار کر دیا ہے - جرمنی نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ۲۰ اپریل کے چند یوم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی